Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم جمعۃ المبارک

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ ۞ ۲۷ تبلیغ ۱۳۳۲ھش ۔ ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء ۞ نمبر ۵۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکی وجوہات

بباعث اس کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے اور آپ پر کامل اور جامع طور پر وحی نازل کی گئی اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا۔ آپ کو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے اور ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔

(نجم الہدیٰ)

برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ مصر کی قومی امنگوں کی تکمیل میں اس کی مدد کرکے اسے اپنا دوست بنالے

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی قاہرہ میں پریس کانفرنس۔ وزیر خارجہ قاہرہ سے بغداد پہنچ گئے

قاہرہ ۲۶ فروری۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ نہر سویز کے علاقے کے دفاع کے لئے برطانوی فوجیں متعین کئے جانے سے بہتر کوئی اور طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے۔ کل انہوں نے قاہرہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ کو دو طریقوں میں سے ایک طریقہ اختیار کرنا ہو گا۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ مصر کی قومی امنگوں کی تکمیل میں اس کی مدد کرکے اسے اپنا دوست بنالے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ برطانوی مصری معاہدے پر جما رہے جو بہر حال ۱۹۵۵ء میں ختم ہو جائے گا۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ نہر سویز میں برطانوی فوجوں کی موجودگی کوئی مقصد نہیں ہے۔ بلکہ مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ برطانیہ مصر کی قومی خواہشات کی تکمیل ہونے دے ——— چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کا ایک حصہ ہے۔ اور اسی لئے اسے اس کے دفاع اور سالمیت سے دلچسپی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی بتایا کہ مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے میں شرکت کے لئے اسے سرکاری یا غیر سرکاری طور پر کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی ہے۔

آپ نے کہا کہ ہر حکومت اپنے علاقے کی سالمیت اور حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے بتایا کہ مشرق وسطیٰ ایک بلاک ہے جس طرح کہ مشرق اور مغرب کے دو الگ الگ بلاک ہیں۔

آپ نے کہا کہ اس زمانے میں محض غیر جانبدار رہنے سے دنیا کے مسئلے حل نہیں ہو سکتے۔ بے شک ہر ملک چاہتا ہے کہ وہ غیر جانبدار رہے۔ لیکن اسکے ہمسائے ملک اسے اپنی اس خواہش پر برقرار نہیں رہنے دیتے اور نہ کوئی ملک تنہا غیر جانبدار رہ سکتا ہے

وزیر خارجہ نے بتایا کہ بین الاقوامی حالات مایوس کن ہیں۔ دنیا کے مدبرین کی ذمہ واریاں بڑھ رہی ہیں۔ پچھلے پانچ سال میں دنیا نے خانہ جنگیوں کی طرف ہی قدم اٹھایا۔ اور صحیح راستہ سے بھٹک گئی ہے۔ عرب ایشیائی گروپ کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اس نے صحیح راستہ اختیار کیا ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ باہمی تعاون ہو۔

جنرل نجیب اور کابینہ کے دوسرے اراکین سے آپ کی جو گفتگو ہوئی۔ اس کے بارے میں چوہدری ظفر اللہ خاں نے انتہائی اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ اس بات چیت کا نتیجہ خود میری توقع سے زیادہ اطمینان بخش ثابت ہؤا۔ جنرل نجیب کے بارے میں آپ نے کہا کہ ان کی قیادت ہر ملک کے لئے باعث برکت ہو سکتی ہے۔

کشمیر کے بارے میں آپ نے کہا کہ جنیوا کی بات چیت کے بعد اس مسئلہ کے تصفیہ میں کوئی مزید کامیابی نہیں ہوئی۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج صبح قاہرہ سے بغداد پہنچے۔ وہ یہاں دو دن قیام کریں گے۔ اور حکومت عراق کے مہمان ہوں گے۔

صوبہ سرحد کے گورنر و وزیر اعلیٰ کی کراچی میں آمد

کراچی ۲۶ فروری۔ صوبہ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین اور وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم کچھ دنوں کے لئے آج کراچی پہنچ گئے۔ پنجاب کے وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ بھی ان کے ساتھ کراچی گئے ہیں۔

جنرل نجیب کی بدو قبائل کو امداد

قاہرہ ۲۶ فروری مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے گیہوں کی پانچ ہزار بوریاں صحرائی علاقے میں صفا کے بدو قبائل میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان قبیلوں میں آجکل قحط پڑا ہؤا ہے۔

ریاست جارجیا میں کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی

واشنگٹن ۲۶ فروری ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ریاست جارجیا کی اسمبلی نے ایک بل منظور کیا ہے جس کے ذریعہ کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ ان تمام لوگوں کو جو کمیونسٹ پارٹی کے ممبر ہیں حکم دیا گیا ہے کہ یا تو پہلی مارچ سے مستعفی ہو جائیں یا ملک سے باہر نکل جائیں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو بیس ہزار ڈالر جرمانے یا قید کی سزا دی جائے گی۔

★ کراچی ۲۶ فروری پاکستان کے وزیر آبادکاری نے ہندوستان کے وزیر آبادکاری کو متروکہ جائداد کے قانون کو منسوخ کرنے کے لئے اپنی پیشکش بھیج دی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں مباحثہ

تعلیم الاسلام کالج کی مجلس اقتصادیات کے زیر اہتمام ۲۸ فروری کو پانچ بجے شام کالج ہال میں ایک مباحثہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا موضوع یہ ہو گا

"Financing The Economic Development By Mon[ey] Creation"

پنجاب یونیورسٹی کے امریکن پروفیسر ڈاکٹر لنڈھم ہیلی کالج آف کامرس کے پرنسپل پروفیسر ایم حسن صاحب سید منیر حسین صاحب سی ایس پی اور ایم حسن ظہیر صاحب ایم اے مباحثہ میں حصہ لیں گے تمام دلچسپی رکھنے والے حضرات کو دعوت عام ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی اور زکام کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۶ فروری۔ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت گو آگے سے بہتر ہے۔ لیکن کل سے طبیعت گری ہوئی ہے۔ آج بخار بھی ۱۰۰.۵ ہو گیا ہے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرما دے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں اور محمود فوزی کی ملاقات

اقتصادی اور ثقافتی تعلقات پر بحث کی گئی

قاہرہ ۲۶ فروری۔ مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی نے کل وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد آپ نے اخباری نمائندوں کو بتلایا کہ ہم نے اقتصادی اور ثقافتی معاملات کے بارے میں بات چیت کی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے بارے میں آپ نے بتایا کہ موجودہ بحرانی دور میں اس علاقے کے ملکوں کو ایک دوسرے کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی علالت

لاہور ۲۶ فروری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴ ماہ سے ہر قسم کی تکلیف سے آرام رہا۔ لیکن جگر کی خرابی کی وجہ سے ایک ہفتہ سے پھر حرارت ہونے لگ گئی ہے۔ درجہ حرارت ۹۹ تک ہو جاتا ہے۔ اس لئے احباب کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ پچھلے دنوں میں متواتر چار ماہ حرارت رہی تھی جس کی وجہ سے میں بہت کمزور اور لاغر ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اب تکلیف سے جلدی چھٹکارا دے تا کہ تکلیف بڑھنے نہ پائے۔ (خاکسار محمد عبد اللہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۞

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

از مورخہ ۵۳/۲/۱ تا مورخہ ۵۳/۲/۲۲

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے سابقہ اعلان کے بعد چندہ امداد درویشاں و صدقہ وغیرہ کی صورت میں رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ اب چونکہ اکثر درویش جو قادیان میں مجرد ہیں ہندوستان میں شادیاں کر رہے ہیں اس لئے اس مد کا خرچ پہلے کی نسبت کافی بڑھ گیا ہے پھر اسی مد میں سے ایسے درویشوں کے اہل و عیال کی امداد بھی کی جاتی ہے جو پاکستان میں مقیم ہیں اور انہیں اپنے درویش رشتہ داروں کی طرف سے واجبی مدد نہیں پہنچ سکتی۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے بھائیوں کی خدمت کا ثواب کمائیں۔ نیز جو دوست اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان گئے تھے اور وہاں انہوں نے امداد درویشاں کی مد میں کوئی وعدہ نوٹ کرایا تھا وہ اپنے وعدہ کے مطابق میرے دفتر میں رقم ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۵۳/۲/۲۲

نمبر	نام و تفصیل	رقم
(۱)	اہلیہ صاحبہ محمد یحییٰ خانصاحب مرحوم حال ربوہ (امداد درویشاں)	۲-۰-۰
(۲)	سیٹھ محمد اسماعیل صاحب بنی سرینڈو سندھ (صدقہ برائے درویشاں)	۵-۰-۰
(۳)	فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن عبداللطیف صاحب تیج گاؤں ڈھاکہ "	۱۰-۰-۰
(۴)	محمد بی بی صاحبہ اہلیہ حاکم دین صاحب بذریعہ صدر صاحب پسرور (امداد درویشاں)	۲۷-۰-۰
(۵)	جمیلہ پروین صاحبہ " " "	۲-۰-۰
(۶)	چوہدری مبشر احمد صاحب چمبر سندھ (صدقہ برائے درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۷)	سید احمد میاں صاحب معرفت ملک محمد صدیق صاحب باوامی باغ لاہور (صدقہ)	۴-۰-۰
(۸)	محمد اکرام اللہ صاحب آمیگا ریڈیو ملتان کینٹ (صدقہ والدہ صاحبہ خود)	۴۰-۰-۰
(۹)	" " " (امداد درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۱۰)	محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر (صدقہ برائے درویشاں)	۱۰۰-۰-۰
(۱۱)	سید عبدالسلام صاحب دفتر محاسب ربوہ (امداد درویشاں)	۱-۰-۰
(۱۲)	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب لاہور (صدقہ از طرف دختر خود)	۲۵-۰-۰
(۱۳)	چوہدری محمد حسین صاحب ایس ڈی او ٹنڈو الہ یار سندھ (شکرانہ)	۵۰-۰-۰
(۱۴)	مخدوم فاروق اعظم صاحب میانی ضلع سرگودھا (صدقہ و امداد غرباء)	۳۰-۰-۰
(۱۵)	زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نصر اللہ خانصاحب الہ موہنی گجرات (امداد درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۱۶)	جمال الدین صاحب مانگٹ اونچے ضلع گجرانوالہ بذریعہ مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم ربوہ (امداد درویشاں مطابق وعدہ جلسہ سالانہ ۵۲ء قادیان)	۲۴-۰-۰
(۱۷)	کیپٹن بشیر احمد صاحب بی اے ایم سی ۸ فیلڈ ایمبولنس چیک لائیڈ زبنک (امداد درویشاں)	۱۵-۰-۰
(۱۸)	سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ بذریعہ شیخ ظفر احمد صاحب ربوہ (امداد درویشاں)	۳۰-۰-۰
(۱۹)	سیٹھی خلیل الرحمن صاحب جہلم (امداد درویشاں)	۶-۰-۰
(۲۰)	شیخ صاحب دین صاحب گوجرانوالہ (صدقہ)	۵-۰-۰
(۲۱)	میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب پشاور بذریعہ دفتر محاسب ربوہ (امداد درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۲۲)	شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ (امداد درویشاں)	۱۰۰-۰-۰
(۲۳)	مرزا محمد حسینی صاحب چھٹی مسیح ربوہ "	۱-۰-۰
(۲۴)	شیخ عطاء اللہ صاحب جماعت ہشتم مڈل سکول منڈہ رانجھا ضلع سرگودھا (امداد درویشاں)	۲-۰-۰
(۲۵)	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب انچارج سول ہسپتال کوٹلی ضلع میرپور "	۴-۰-۰
(۲۶)	شیخ کریم بخش صاحب تاجر کوئٹہ (امداد بیوگان ربوہ)	۲۰-۰-۰
(۲۷)	عبدالرحمن صاحب قائد خدام الاحمدیہ گجرانوالہ (امداد درویشاں)	۱۰-۰-۰
(۲۸)	چوہدری نذیر احمد صاحب طالب پوری ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسکہ و زینب بی بی صاحبہ والدہ چوہدری محمود نصر اللہ خانصاحب ڈسکہ (امداد درویشاں)	۱۰۰-۰-۰
(۲۹)	مبشرہ بیگم صاحبہ بنت صوفی عطا محمد صاحب جالندھری بذریعہ قریشی بشیر احمد صاحب اکونٹنٹ فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج لاہور (صدقہ درویشاں)	۵-۰-۰
(۳۰)	رشیدہ صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (")	۵-۰-۰

(باقی)

پاکستان کے امن پسند شہریوں سے اپیل

جناب اختر علی خاں روزنامہ "زمیندار" کے مالک اور مدیر مسئول نے اعلان کیا ہے کہ اگر آل پارٹیز کے مطالبات نہ مانے گئے تو صورت حال نازک ہو جائے گی۔

آل پارٹیز کا مطالبہ ہے کہ

"احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے"

سوال یہ ہے

کیا یہ مطالبہ اسلام کی بنیاد پر ہے یا عوامی جذبات کی بنیاد پر؟

(۱) اگر اسلام کی بنیاد پر ہے تو کیا آل پارٹیز کا فرض نہیں ہے کہ وہ پہلے کسی مجاز حکم سے باقاعدہ فیصلہ کرائیں اور پھر مطالبہ کریں۔ کیا ان کی پوزیشن صرف ایک فریق کی سی نہیں ہے؟

(۲) اگر عوامی جذبات کی بنا پر ہے تو کیا اسلام میں صرف عوامی جذبات کی بناء پر ایسا مطالبہ جائز ہے؟

(۳) کیا علمائے کرام کا فرض نہیں ہے کہ وہ ثابت کریں کہ جائز مطالبہ بھی ڈائریکٹ ایکشن وغیرہ طریقوں سے منوانا اسلام میں جائز ہے؟

ان باتوں کے پیش نظر ہم پاکستان کے تمام امن پسند شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اختر علی خانصاحب سے پوچھیں کہ وہ بلاوجہ صورتِ حال نازک بنانے کی دھمکی کیوں دے رہے ہیں؟

یوم مصلح موعود کے موقعہ پر ربوہ میں مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ دارالہجرت میں شعبہ ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام اور اطفال کیلئے علیحدہ علیحدہ کھیلوں کا انتظام کیا گیا مختلف قسم کے مقابلہ جات ہوئے مثلاً والی بال۔ فٹ بال۔ کبڈی۔ جن میں جامعہ احمدیہ احمد نگر۔ خالد کلب۔ جامعۃ المبشرین۔ دارالصدر جنوبی۔ دار الرحمت اور ہائی سکول کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ مقابلہ جات بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھے گئے۔

اطفال احمدیہ کیلئے کھیلوں کا علیحدہ انتظام تھا جس میں مندرجہ ذیل کھیلیں کھیلی گئیں۔ سو گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ فٹ بال۔ پیٹ کے بل چلنا وغیرہ۔ کھیلوں کے بعد کھلاڑیوں کو انعامات دیئے گئے۔

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی

سپین میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر لیکچر

مورخہ ۲۱ فروری بروز ہفتہ گورنمنٹ کالج یونین جھنگ کے زیر اہتمام کالج ہال میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین نے "سپین میں اسلام" کے موضوع پر پون گھنٹہ تک ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے سپین میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام، عروج اور زوال کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اسلام کی تبلیغ کی راہ میں ان مشکلات کا ذکر فرمایا جن سے کہ آپ کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے

آپ نے فرمایا کہ باوجود ان مشکلات کے وہاں کے لوگوں کے ایک حصہ میں اسلام کی تعلیم اثر انداز ہو رہی ہے اور کئی ایک افراد اسلام بھی قبول کر چکے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں اسلام کی حیات ثانیہ کا بیج بویا جا چکا ہے۔ رفتہ رفتہ جونہی مشکلات میں کمی ہوتی گئی۔ مزید خوشکن نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے۔

تقریر کے بعد ایک طالب علم کی درخواست پر آپ نے سپینش زبان بول کر سنائی۔ اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری سلطان بخش صاحب رئیس پرنسپل کالج ہذا نے ادا فرمائے۔ حاضرین کی تعداد تین چار صد کے قریب تھی جو کالج کے طلباء اور سٹاف پر مشتمل تھی۔

انعام الحق۔ گورنمنٹ کالج جھنگ

مرکزیہ مجلس انصار اللہ کا آرگن رسالہ الفرقان

رسالہ "الفرقان" جو عرصہ سے (احمد نگر) ربوہ سے باہتمام مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری شائع ہو رہا ہے یہ اب مرکزیہ مجلس انصار اللہ کا آرگن قرار دیا جا چکا ہے۔ گویا اب یہ رسالہ مرکزیہ انصار اللہ کی طرف سے زیر نگرانی قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ جو مولوی ابوالعطاء صاحب ہی ہیں (اور اس رسالہ کے ایڈیٹر بھی وہی ہیں) شائع ہوا کرے گا انشاء اللہ۔ جملہ احباب اور اراکین انصار اور عہدہ داران انصار کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت اور بہبودی کیلئے ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ تا اس کا دائرہ عمل وسیع تر ہو اور اس کے ذریعہ فریضہ تبلیغ کما حقہٗ سرانجام پاتا رہے۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء

ملک و قوم کی صورتِ حال نازک بنانے کی دھمکی

پرسوں کے الفضل میں ہم نے "ڈائرکٹ ایکشن" کے زیر عنوان لکھا ہے کہ
"ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق یہ کہنا کہ یہ آئینی حدود کے اندر کی جائے گی کسی قسم کی بدامنی نہیں ہوگی۔ بذاتِ خود ایک متضاد دعوے ہے۔ جب ڈائرکٹ ایکشن ہے ہی لاقانونی تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ لاقانونی کو قانونی کس طرح بنایا جاسکتا ہے"!

روزنامہ زمیندار مورخہ ۲۵/۲۶ فروری ۱۹۵۳ء کے صفحہ اول پر چوکھٹے میں نمایاں طور پر یہ اعلان شائع ہوا ہے۔

"پاکستان کی سالمیت اور وحدتِ ملی کے نام پر
مولانا اختر علیخاں کی وزیر اعظم پاکستان سے مخلصانہ اپیل

لاہور ۲۵ فروری۔ راست اقدام کی ساعت پہنچا ہی چاہتی ہے۔ اس سے قبل کہ صورت حال نازک شکل اختیار کر جائے اور مسلمان راست اقدام شروع کر دیں۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ازراہ کرم آل مسلم پارٹیز کے متفقہ مطالبات کو تسلیم کر لیجئے۔

میں آپ سے وحدت ملی اور استحکام پاکستان کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ صورت حال خراب ہونے سے بچا لیجئے۔ (اختر علیخاں)"

اس اعلان میں یا جیسا کہ دراصل یہ ہے دھمکی کے عنوان میں "وزیر اعظم پاکستان" کا نام ہے وزیر اعظم پاکستان بے شک پاکستان کے وزیر اعظم ہیں۔ مگر وہ قوم کے صرف ایک فرد ہیں اور باوجود وزیر اعظم پاکستان ہونے کے وہ پاکستان کے ڈکٹیٹر نہیں ہیں۔ اور نہ کل مختار ہیں۔ کہ جو چاہیں وہ کریں۔ وہ ایک منظم حکومت کے بے شک رئیس ہیں مگر وہ اس قومی نظام کے مطابق ہی کر سکتے ہیں۔ جو کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ اس قومی نظام سے ایک انچ الگ ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔ ان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ قومی نظام سے الگ ہو کر کوئی مطالبات تسلیم کر لیں۔ اس لئے

اختر علی خاں صاحب کی یہ دھمکی صرف وزیر اعظم پاکستان کو نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ دھمکی تمام قومی نظام کو ہے۔ تمام ملک و قوم کو ہے۔

یہ دھمکی کیا ہے؟ یہ ہے کہ
اگر وزیر اعظم پاکستان نے فوری طور پر آل مسلم پارٹیز کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا **تو صورت حال نازک شکل اختیار کر جائے گی۔ اور مسلمان (؟) راست اقدام شروع کر دینگے۔**

اس کا مطلب یہی ہے کہ "راست اقدام" سے ملک کی صورت حال نازک شکل اختیار کر جائے گی۔ یعنی یہاں ایسے حالات رونما ہو جائیں گے۔ جو ملک و قوم کے لئے تباہ کن ہوں گے۔ گویا اختر علیخاں تمام قوم کو یہ چیلنج دے رہے ہیں۔ کہ
ہم ملک و قوم میں تباہ کن حالات پیدا کر دیں گے۔
خواہ یہ تباہی کسی شکل میں ہو بہر حال یہ ہوگی ملک و قوم کی تباہی ہی اس لئے ہمیں امید ہے کہ ملک کے خیر خواہ حکومت ہو یا عوام اب اچھی طرح سمجھ جائیں گے کہ

یہ فرقہ پرست علمائے کرام اپنے ناجائز مطالبات منوانے کے لئے کس حد تک جانے کے لئے تیار ہیں خواہ ملک و قوم پر تباہی آجائے جو وہ "راست اقدام" سے خود لانا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے مطالبات منوا کر رہیں گے۔

کیا اب بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ **راست اقدام آئینی ذرائع سے کیا جائے گا۔ اور کوئی بدامنی نہیں کی جائے گی۔ کیا اس چیلنج سے ثابت نہیں ہوتا کہ "آئینی آئینی" اور "پُر امن رہو۔ پُر امن رہو" کا جو نعرہ لگایا جاتا ہے۔ یہ جھوٹ ہے سراسر جھوٹا ہے۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔**

اس دن سے ڈرو

مودودی صاحب کے ترجمان "تسنیم" نے اپنی اشاعت ۲۷/۲۶ فروری ۱۹۵۳ء میں ایک افتتاحیہ شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے
"بزدلی۔ نفاق اور دجل"
اس افتتاحیہ میں "تسنیم" نے نہ صرف لفظی کج بحثی فرمائی ہے بلکہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کو ان کے حالیہ بیان پر تنقید کی آڑ میں صالحانہ دشنام طرازی کا ہدف بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو اور مودودی صاحب کو جزائے خیر دے۔ خیر اسکے متعلق ہم اور کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ صالحین کی تیغ زبان کو روکنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ البتہ ہم ایک امر کے متعلق یہاں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مدیر محترم نے غور کیا۔ اور ضمیر کی آواز سننے سے انکار نہ کر دیا۔ تو ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور اپنے اس افتتاحیہ پر ندامت محسوس کریں گے۔ اور آئندہ ٹھیک ٹھیک سوچنے کی کوشش فرمائیں گے۔

مدیر محترم اس افتتاحیہ میں فرماتے ہیں۔
"صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ (امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ) ان مسلمانوں کو جو نہ صرف علوم اسلامیہ سے کورے ہیں بلکہ عقل و خرد سے بھی بے بہرہ ہیں۔ اور قوم کی بدقسمتی سے برسر اقتدار آگئے ہیں لفظی ایچ پیچ سے دھوکا دینا چاہتے ہیں" (تسنیم ۲۷/۲۶ فروری ۱۹۵۳ء)

ذیل میں ہم مودودی صاحب کی تصنیف "خطبات" کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔

"میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ مسلمان اور کافر میں علم اور عمل کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کا علم اور عمل ویسا ہی ہے۔ جیسے کہ کافر کا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ تو بالکل جھوٹ کہتا ہے۔ کافر قرآن کو نہیں پڑھتا اور نہیں جانتا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ یہی حال اگر مسلمان کا بھی ہو۔ تو وہ مسلمان کیوں کہلائے؟ کافر نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے۔ اور آپ نے خدا تک پہونچنے کا سیدھا راستہ کیا بتایا ہے۔ اگر مسلمان بھی اسی کی طرح ناواقف ہو تو وہ مسلمان کیسے ہوا؟ کافر خدا کی مرضی پر چلنے کے بجائے اپنی مرضی پر چلتا ہے۔ مسلمان بھی اگر اسی کی طرح خودسر اور آزاد ہو اسی کی طرح اپنے ذاتی خیالات اور اپنی رائے پر چلنے والا ہو اسی کی طرح خدا سے بے پروا اور اپنی خواہش کا بندہ ہو تو اسے اپنے آپ کو "مسلمان" (یعنی خدا کا فرمانبردار) کہنے کا کیا حق ہے؟ کافر حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتا۔ اور جس کام میں اپنے نزدیک فائدہ یا لذت دیکھتا ہے۔ اس کو اختیار کر لیتا ہے۔ چاہے خدا کے نزدیک وہ حلال ہو یا حرام۔ یہی رویہ اگر مسلمان کا ہو تو اس میں اور کافر میں کیا فرق ہوا۔ غرض یہ ہے کہ جب مسلمان بھی اسلام کے علم سے اتنا ہی کورا ہو جتنا کافر ہوتا ہے۔ اور جب مسلمان بھی وہی سب کچھ کرے جو کافر کرتا ہے۔ تو اس کو کافر کے مقابلہ میں کیوں فضیلت حاصل ہو۔ اور اس کا حشر بھی کافر جیسا کیوں نہ ہو"۔ (خطبات از ابوالاعلیٰ مودودی صفحہ ۱۴)

اس عبارت کے پڑھنے کے بعد "تسنیم" کے مدیر محترم بتائیں۔
(۱) کیا مودودی صاحب کے نزدیک یہ مسلمان جن کا آپ نے اپنے افتتاحیہ میں ذکر فرمایا ہے مسلمان ہیں؟
(۲) کیا مودودی صاحب ایسے لوگوں کو کافر نہیں سمجھتے؟
(۳) کیا مودودی صاحب کے اس فتوے کے رو سے تمام وہ مسلمان کافر نہیں ہیں جنہیں وہ صفات نہیں پائی جاتیں جن کا اس میں ذکر ہوا ہے۔
(۴) کیا مدیر محترم بتا سکتے ہیں کہ مودودی صاحب کے اس معیار کے مطابق دنیا میں کتنے مسلمان کہلانے والے مسلمان ہیں اور کتنے کافر؟

مولویو! اس دن سے ڈرو جس دن رب کو خدا تعالےٰ کے روبرو حاضر ہو کر اپنے اقوال و اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء
مورخہ ۳، ۴، ۵ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی چونتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۳ تا ۵ شہادت ۱۳۳۲ھ مطابق ۳ تا ۵ اپریل ۱۹۵۳ء جمعہ، ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔
جملہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ)

شذرات

صالح سیادت

مودودی اخبار "تسنیم" کے ایک سابق ایڈیٹر کا کہنا ہے کہ:

"راقم الحروف اس (مودی ونظامی) جنگ کے ایک ایک جز سے واقف ہے اس زمانہ میں میں روزنامہ تسنیم کے اسٹاف میں تھا۔ اور ایک لحاظ سے مودی کی حمایت میں سب سے پہلے قلم اٹھانے کی "سعادت" اسی خاکسار کو حاصل ہوئی تھی۔ بات یہ تھی۔ کہ ایک تو نوائے وقت سے ہماری پرانی لگتی تھی۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ ہم مودی کو ہیرو سمجھتے تھے۔ ہم لوگ جب یہ جنگ ہار گئے۔ اور مودی چلا گیا۔ تو راقم الحروف نے اس شکست کو بری طرح محسوس کیا۔" (عادل ۱۶ ؍ فروری ۱۹۵۳ء)

ملاحظہ فرمائی آپ نے مودودیوں کی صالح سیادت۔ خدا کی شان جو "خدائی فوجدار" مودی کے رخصت ہو جانے پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتے رہے ہیں۔ وہ وزیر خارجہ کو "انگریز نواز" قرار دے کر اس کی برطرفی کا مطالبہ کر رہے ہیں:

اسلام کی شکست؟

محترم جناب خواجہ عباد اللہ صاحب اختر (زمیندار ۱۱ ؍ فروری ۱۹۵۳ء) اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا صاحب کی تائید کرنے کے بعد اس لئے مخالفت کی کہ آپ نے نبوت کا دعوے کر دیا تھا۔ لہٰذا آپ کی مخالفت بھی صحیح تھی اور موافقت بھی درست۔

مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا

"ہماری رائے میں یہ کتاب ایسی کتاب ہے، جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔۔۔۔ اس کا مولف بھی ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو۔۔۔ دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑہ اٹھایا ہو۔ اور مخالفین اسلام ومنکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوے کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرے۔۔ اور اس تجربہ ومشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(اشاعت السنہ جلد ۷، عدد ۶، صفحہ ۱۶۹)

احراری سوچیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "انگریزی نبی" قرار دینے سے اسلام کی شکست اور انگریز کی فتح کا اعلان تو نہیں کر رہے ہے؟

محافظ رسالت خدا ہے

مجلس عمل کے ایک رکن سے جب یہ پوچھا گیا کہ اگر "ڈائرکٹ ایکشن" کے بعد بھی حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی تو وہ کیا کریں گے۔ تو آپ نے جواب دیا:-

"تحفظ ختم نبوت کا مسئلہ ہمارا ذاتی سوال نہیں۔ یہ کملی والے کے وقار اور اس کی عظمت کا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ اس خدائے ذوالجلال سے متعلق ہے۔ جس نے حضور کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔ اور ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کے فرمان پر اپنی گردنیں خم کر دیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے محبوب کی نبوت کی خود حفاظت کرے گا۔" (زمیندار ۱۱ ؍ فروری ۱۹۵۳ء)

اس میں کیا شبہ ہے کہ سردار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا محافظ خدائے ذوالعرش ہے۔ اور یہ اسی خدائی حفاظت کا ہی کرشمہ ہے۔ کہ آج بھی کروڑوں دلوں میں حبیب کبریا (علیہ الف الف تحیات) کی عقیدت کا بے پناہ جذبہ موجود ہے۔ ورنہ خدانخواستہ اگر یہ کام مولویوں کے سپرد کر دیا جاتا۔ تو ختم نبوت اور نبوت کے منصب کی حفاظت ناممکن تھی۔ **خدا تعالےٰ ہی نے اس کی اب تک حفاظت کی ہے اور وہی آئندہ حفاظت کرے گا۔**

فی سبیل اللہ فساد

ایک احراری لیڈر نے بیان دیا ہے کہ "حجرہ نشین بوریہ نشین سراپا جہاد سراپا تقدس علمائے کرام اور پیران عظام کاذبوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گئے ہیں۔ ناظم الدین کی فوج کی گولیاں کھانے کے لئے سینہ تان کر میدان جہاد میں پہنچ چکے ہیں۔" (زمیندار ۱۱ ؍ فروری ۱۹۵۳ء)

اسی طرح ایک احراری شاعر کہتے ہیں

خلوص نیت صدیق وسطوت فاروق
ثبات حیدر کرار لے کے اٹھے ہیں
شہید ٹیپو کا کردار لے کے اٹھے ہیں
ہم اپنے ہاتھ میں تلوار لے کے اٹھے ہیں

وہ بدقسمت جنہیں ویول اور ماؤنٹ بیٹن کی فوجوں کے خلاف "جہاد" کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ **جو اپنی عصمت ہندوؤں کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ وہ آج تحفظ ختم نبوت کے کام سے مسلمانوں کی عصمت لوٹنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور ناظم الدین کی فوجوں کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے اسلامی حکومت کو چیلنج کر رہے ہیں۔** کیا اسے جہاد کہا جائے یا فی سبیل اللہ فساد؟

رسالت کے باغی

مظفر شمسی صاحب نے کہا ہے۔

"اللہ اور اس کے رسول کی بنائی ہوئی سلطنت میں رسالت کے باغیوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔"

(زمیندار ۱۱ ؍ فروری ۱۹۵۳ء)

احراری امیر شریعت کا عقیدہ یہ ہے کہ:-

"میں حامل قرآن ہوں میں عامل قرآن ہوں۔ قرآن میرے نطفہ ہے۔" (زمیندار ۳۰ جون ۱۹۳۶ء)

قرآن پاک وہ عظیم الشان کتاب ہے۔ جسے خدا نے جبرئیل کے ذریعہ عرش سے نازل فرمایا۔ اور نبیوں کے سرتاج حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی تبلیغ واشاعت کی خدمت سپرد ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ حضور نے طائف کے اوباشوں سے پتھر کھائے۔ مکہ کی سرزمین میں تیرہ سال تک ظلم وستم کا نشانہ بنے۔ غاروں میں چھپے مختلف جنگوں میں دشمن کی تلواروں سے بازی لگانا منظور کیا۔ مگر قرآن کی محبت قرآن کی اشاعت اور قرآن کی تبلیغ سے دستبرداری قبول نہ فرمائی۔

مگر ـــــ آہ احراری امیر شریعت اس مقدس قرآن کے متعلق انتہائی دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ قرآن ـــ

- جسے خدا نے نازل کیا۔
- جبرائیل نے اسے زمین پر اتارا۔
- اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی خدمت کے لئے مامور ہوئے وہ نعوذ باللہ میرے نطفہ میں ہے۔۔۔۔

اس ملعون فقرہ کو سامنے رکھ کر سوچئے۔ کہ بخاری کے نزدیک خدا قرآن۔ رسول اور جبریل کی کیا حیثیت ہے۔؟

پاکستان کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت اگر مر نہیں گئی۔ تو وہ خدا رسول اور قرآن کے اس باغی کے خلاف آواز کیوں نہیں بلند کرتے؟

ہندوستان کے مظلوم مسلمان

ایک احراری لیڈر نے کہا ہے۔

"جب پوری ملت پاکستان نے ان کو علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ تو یہ انوکھی دلیل دی گئی کہ کیا کبھی اکثریت بھی اقلیت سے ڈرتی ہے۔ حالانکہ ـــ چور اقلیت میں ہیں۔ پوری دنیا انسانیت ان کے ڈر کے مارے اپنی پونجیاں مقفل رکھتی ہے۔ اور مناسب پہرے کا انتظام بھی کرتی ہے۔ ایک کتا پاگل ہو جائے تو سارا شہر حفاظت کی سوچتا ہے۔" (آزاد ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء)

ہندوستانی حکومت اگر احراری سیاستدانوں کی اقتدا میں اقلیتوں کو "چور" اور "پاگل کتوں" کی تعریف میں شامل کر دیتی۔ تو ہندوستان کے غریب۔ مظلوم اور بے بس مسلمانوں پر قیامت ہی برس جاتی۔ **لیکن اب پاکستان میں عیسائیوں اور ہندوؤں کو اپنا انجام پاگل کتوں اور چوروں والا سمجھ لینا چاہیئے** مگر خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔

ظفر علی کا خدا لنڈن میں

مسٹر تاج دین صاحب انصاری کہتے ہیں۔

"قادیانی وطن عزیز کے خطرناک جرائم ہیں۔ ان کو پاکستان سے کوئی محبت نہیں ان کا کعبہ انگریز ہے۔ اور ان کی عقیدت کا مرکز بھی وہی ہے۔" (آزاد ۱۱ ؍ فروری ۵۳ء)

مولانا ظفر علی کا ارشاد ہے

یہ سچ ہے اس پہ خدا کا نہیں چلا جادو
مگر ہم اس بت کافر کو رام کر لیں گے
بجائے کعبہ کے اپنا خدا ہے لنڈن میں
وہیں پہنچ کے ہم اس سے کلام کر لیں گے

(بحوالہ الفقیہ ستمبر ۱۹۲۶ء)

خود ہی فرمایئے کہ انگریز احمدیوں کا کعبہ ہے یا "مجاہد ختم نبوت" بابائے صحافت حضرت مولانا ظفر علی خاں کا؟

ـــ . ـــ . ـــ . ـــ .

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی چوتھی کامیاب سالانہ کانفرنس

کانفرنس کے اختتام پر رقت آمیز دعا مہمانوں کی رہائش اور جلسہ وغیرہ کے لئے قابل تعریف انتظام

(۴)

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب)

مکرم جناب سید شاہ محمدؐ صاحب رئیس التبلیغ نے پہلے تو حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد قرآن مجید کی آیات اور احادیث کو موجودہ زمانہ کے حالات پر چسپاں کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی ضرورت کو ثابت کیا۔ اور قرآن اور حدیث کی موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیوں پر بحث کی۔ آپ نے بیان کیا کہ احمدیت کسی نئے دین کا نام نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ ہی اصل اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اور اس کے مبلغ دنیا کے ہر ملک میں کام کر رہے ہیں۔

آخر میں صاحب صدر جناب مرقس صاحب نے پھر ایک دفعہ سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ اجلاس ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز دور دور تک پہنچتی تھی۔ ہال کے باہر بھی کئی لوگ کھڑے ہو کر تقریریں سنتے رہے۔ چونکہ جماعت کے احباب کے لئے جگہ ناکافی تھی۔ اس لئے آواز ملحقہ مکان میں بھی پہنچائی گئی اور کئی دوست وہاں بھی تقریریں سنتے رہے۔

اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت بیڈمنٹن اور Ping Pong کے مقابلے ہوئے۔ جس میں مختلف جماعتوں کے خدام نے حصہ لیا۔

آخری اجلاس: رات کو آٹھ بجے آخری اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں اول تو مبلغین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بعض نصائح بھی کیں۔ اس ضمن میں جناب حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے ایک لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ جس میں یورپ میں تبلیغ کا ایک مختصر سا لیکن ٹھوس نقشہ پیش کیا گیا۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ یورپ میں تبلیغ کے دوران میں ہمیں کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود اللہ تعالےٰ نے ہمیں کامیابی بھی دی ہے۔ آپ نے تبلیغی مساعی کا بھی مختصر خاکہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح مبلغین سلسلہ یورپین لوگوں کی اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے میں کوشاں ہیں۔ اور اس کا اثر کس حد تک ہے۔

اس کے بعد مبلغین کے علاوہ کئی ایک جماعتوں کے نمائندوں نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور کمیٹی کانفرنس کی شاندار خدمت کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد صدر کمیٹی کانفرنس نے مختصر سی تقریر میں مبلغین اور آنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے دوستوں سے درخواست کی۔ کہ اگر ہماری طرف سے دوستوں کی خدمت میں کوئی کمی ہوئی ہو۔ تو احباب اسے معاف فرمائیں۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ تسکملایا کی جماعت کے لئے خدمت کے اس موقعہ کو آئندہ خدمات کا پیش خیمہ بنا دے۔ اور ہمیں تکبر کی موذی مرض سے بچائے۔

آخر میں مکرم رئیس التبلیغ جناب سید شاہ محمدؐ صاحب نے کمیٹی کانفرنس اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا ہم میں سے کسی سے اگر کوئی غلطی یا تکلیف دینے والی بات دانستہ یا نادانستہ ہوئی ہو۔ تو اس کو نظر انداز کرنا اور چشم پوشی کرنا ہی ہمارے لئے بہتری اور برکات کا موجب ہو سکتا ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو پھر بعض نصائح فرمائیں۔ اور آخر دعا پر یہ اجلاس رات ۱۱-۵۰ پر ختم ہوا۔ دعا کے وقت احباب جماعت پر رقت کی کیفیت طاری تھی۔ اور کئی احباب زار زار رو رہے تھے۔

انتظامات کانفرنس: سب سے قبل ستمبر کے مہینہ میں مبلغین اور عہدیداران کی میٹنگ میں پروگرام اور طریقہ کار وضع کیا گیا۔ جماعتوں کو اسی ماہ میں نمائندگان کے انتخاب اور سالانہ انتخاب عہدیداران کے بارے میں ہدایات بھیجی گئیں۔ تسکملایا میں انتظامات کے لئے جناب میمد احمد Mamed Ahmad صاحب کی صدارت میں انتظامیہ کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے تحت میں آگے مندرجہ ذیل سب کمیٹیاں تھیں۔ سب کمیٹی عمومی۔ سب کمیٹی انتظام جلسہ گاہ و فراہمی سامان۔ سب کمیٹی برائے مہمانان۔ سب کمیٹی تیاری طعام۔ اور سب کمیٹی ضیافت۔ کھانا پکانے کا کام مستورات کے سپرد تھا۔ جنہوں نے نہایت اخلاص اور محنت سے کام کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ انتظامات میں ہر شخص خاموشی سے اور باقاعدگی سے اپنا اپنا کام کر رہا تھا۔

کھانا ہمیشہ وقت پر تقسیم ہوتا رہا۔ کوئی ایک موقعہ بھی ایسا پیش نہیں آیا۔ جب کھانے میں وقت مقررہ سے چند منٹ کی بھی دیر ہوئی ہو۔ مہمانوں کے استقبال اور رہائش کا انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ مرد مہمانوں کا ایک حصہ مسجد میں ٹھیرایا گیا۔ مستورات کا ایک حصہ ہال کے بالاخانہ میں ٹھیرایا گیا۔ بعض احمدی دوستوں نے اپنے مکانات بھی مہمانوں کے لئے پیش کئے۔ مہمانوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کا خیال رکھا گیا۔ حتیٰ کہ کپڑے دھلوانے کا بھی باقاعدہ انتظام تھا۔ حسن انتظام کی برکت سے خرچ بھی نسبتاً تھوڑا ہوا۔

کانفرنس کے بعد تربیتی دورے: کانفرنس کے اختتام پر تمام آنے والے مبلغین کو مختلف گروپوں میں مختلف جماعتوں میں دورے کے لئے بھجوایا گیا۔ چنانچہ بانڈونگ Bandung سوکابومی۔ بوگور۔ سنگاپرنا۔ گاروت اور واناسگرا کی جماعتوں میں دورے کئے گئے۔ اور مختلف تبلیغی اور تربیتی مضامین پر لیکچر دئے گئے۔ ان دوروں سے جماعتوں میں ایک نیا جوش پیدا ہو گیا۔ اس وقت کئی ایک جماعتیں بغیر مبلغ کے ہیں۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مبلغین اور معلمین کی ضرورت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ بے شک ان دوروں سے کما حقہٗ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔ لیکن کسی حد تک فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ یہ دورے کم و بیش دس روز رہے۔ ان دوروں میں جناب مولوی محمدؐ صادق صاحب مبلغ سنگاپور بھی شریک رہے۔

آخر میں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالےٰ اس سرزمین میں سرعت اور تیزی سے احمدیت کو قائم کر دے۔ ہمارے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ اور کام وسیع ہے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہماری امیدوں اور کوششوں سے بڑھ چڑھ کر نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اللّٰھم آمین۔

سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں

تمام سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ رقم حصہ آمد ارسال کرتے وقت صرف نام ہی نہ لکھا کریں۔ بلکہ نمبر وصیت۔ سکونت تحریر فرمایا کریں۔ اگر نمبر وصیت معلوم نہ ہو۔ تو دفتر ہذا کو نام ولدیت مع سابقہ سکونت تحریر کر کے نمبر وصیت معلوم کر لیں۔ کیونکہ نمبر وصیت نہ ہونے کی وجہ سے رقم کا اندراج غلط ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے نمبر وصیت ضرور لکھنا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

کتاب "حقیقت النبوۃ" کی ضرورت

کتاب "حقیقۃ النبوۃ" مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک غیر ملکی دوست کو بھجوانے کے لئے وکالت ہذا کو ضرورت ہے۔ کوئی دوست یہ کتاب قیمتاً مہیا فرما سکیں۔ تو وکالت ہذا کو اطلاع دیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

خدّام الاحمدیہ

جن مجالس کو "ابلاغِ حقیقت" بھجوایا گیا ہے۔ وہ اسکی تقسیم کے بارے میں مفصل رپورٹ فوراً دفتر ہذا کو بھجوائیں۔ (مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعاء

میرے والد صاحب قبلہ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کی طبیعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔ (ہاشم از کراچی)

چندہ جات —— اور —— خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا مالی سال یعنی ۱۹۵۲-۵۳ء ختم ہو چکا ہے۔ لیکن بعض مجالس کی طرف سے چندہ مجلس۔ چندہ سالانہ اجتماع اور تعمیر دفتر مرکزیہ کی رقوم بقایا ہیں۔ حالانکہ سال کے اندر اندر چندہ جات کی رقوم مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ براہ کرم اپنی اپنی مجلس کے بقایا چندہ جات کی رقوم جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک باقاعدگی سے وصول کر کے بھجواتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

ذیل کے موصی صاحبان اپنے اپنے ڈاک کے پتہ سے مطلع فرماویں۔ نیز اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی موصی کے پتہ کا علم ہو۔ تو مہربانی کر کے وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ (۱) سیدہ وزیر بیگم صاحبہ بنت سید پیر حاجی احمدؐ صاحب وصیت ۵۴۳۴ (۲) حسن بانو صاحبہ بنت سید حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم ۵۴۴۲ (۳) بلقیس جہاں بیگم صاحبہ بیوہ سید شجاعت حسین صاحب وصیت ۵۴۳۸ (۴) طیبہ خاتون صاحبہ بنت خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب وصیت ۵۶۹۹ (۵) حیات محمدؐ صاحب ولد اللہ دتا صاحب ۵۱۹۴ (۶) غلام علی صاحب ولد امام الدین صاحب ۳۹۸۳

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نماز کی اہمیت

نماز کو سنوار کر ادا کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خداتعالےٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جائیں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں یہ کچھ نہیں۔ نماز خداتعالیٰ کی حضوری ہے اور خداتعالےٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اُس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ خداتعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔ اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(اخبار الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء)

نماز باجماعت کی فضیلت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"مجھے قرآن شریف سے یہی معلوم ہوا ہے کہ جس کو نماز باجماعت پڑھنے کا موقع ملے اور وہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کے متعلق اتنی احتیاط فرمائی کہ جس کا بیان ہی نہیں ہو سکتا ایک دفعہ ایک اندھا آپ کے حضور حاضر ہوا۔ اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے مسجد میں آتے ہوئے سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں جو میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔ اگر مجھے اجازت ہو تو میں گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا۔

لیکن جب وہ لوٹ کر چلا تو پھر آپ نے اسے واپس بلایا اور پوچھا کہ کیا تمہارے گھر تک اذان کی آواز پہنچتی ہے۔ اس نے کہا حضور پہنچتی ہے آپ نے فرمایا جب اذان پہنچتی ہے تو مسجد میں حاضر ہوا کرو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ جو لوگ عشا اور صبح کی نماز باجماعت پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں آتے میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی اور کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر دوں اور اپنے ساتھ اور آدمیوں کو لے کر ان کے سر پر ایندھن رکھ کر سارے شہر میں سے ان لوگوں کو معلوم کروں جو نماز میں شامل نہیں اور پھر آدمیوں سمیت ان کے گھر پھونک دوں۔

دیکھو ایسا رحیم کریم انسان۔ ایسا شفیق و مہربان انسان فرماتا ہے کہ جو جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے میرا دل چاہتا ہے کہ میں ان کے گھروں کو جلا کر راکھ کر دوں۔

اس حدیث سے نماز باجماعت کی عظمت کا خوب پتہ لگتا ہے۔ عشا اور صبح کے وقت آنکھ کھلنی مشکل ہوتی ہے۔ جب ان دونوں وقتوں کے متعلق ایسے تشدد کا اظہار فرمایا تو دوسرے وقتوں کی نمازوں کی باجماعت ادا کرنے کی تاکید آپ ثابت ہو گئی۔ سچی اور حق بات یہی ہے کہ نماز باجماعت پڑھنے کے سوا جماعت بن ہی نہیں سکتی۔ اس لئے تم جہاں تک کوشش اور سعی کر سکو باجماعت نماز ادا کرنے کی پابندی کرو۔ خداتعالےٰ تمہیں ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(برکات خلافت)

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

یہ وہ عہد ہے جو آپ نے احمدیت میں داخل ہوتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے کیا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دین کی خاطر مال کی معمولی سی قربانی میں بھی آپ کی طرف سے کوتاہی ہو رہی ہو۔ آپ اپنے حسابات کو دیکھیں اگر چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ میں سے کوئی رقم آپ کی طرف رہ گئی ہو تو اس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں تاکہ آپ بقایا داروں میں شمار نہ کئے جائیں اور آپ کے متعلق مالی لحاظ سے کہا جا سکے کہ جو عہد آپ نے بیعت کے وقت باندھا تھا اسے پورا کر رہے ہیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعا

خاکسار مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مالی مشکلات کو جلد از جلد رفع کرے۔ نیز خاکسار کی والدہ بیمار ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے مبشر احمد

—— خاکسار عرصہ ۲۶ برس سے ایک شدید مرض میں مبتلا ہے اور خاکسار کی زوجہ شمس النسا صاحبہ کو بھی خطرناک مرض لاحق ہے۔ نیز خاکسار کی ممانی صاحبہ مکرمہ منورہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرمی حضرت مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ بھی بیمار ہیں احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ

(جماعت سمبلپور صوبہ اڑیسہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی جماعت نہم کے طلباء نے میٹرک میں شامل ہونے والے طلباء کے اعزاز میں بعد نماز عصر الوداعی پارٹی دی جس میں سکول کے اساتذہ کے علاوہ بزرگان سلسلہ بھی شامل ہوئے محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اس تقریب پر صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحبزادہ مرزا ادریس احمد نے طلباء جماعت نہم کی طرف سے ایڈریس پڑھا اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں امتحان میں شریک ہونے والے طلباء کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی۔ اس ایڈریس کے جواب میں عطاء الکریم طالب علم جماعت دہم نے اپنے ہم جماعتوں کی طرف سے میزبانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین سے درخواست کی۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ طلباء کی کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے فضل سے انہیں میٹرک کے امتحان میں کامیاب کرے۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔

جواب ایڈریس کے بعد مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ایس۔سی بی ٹی ہیڈ ماسٹر نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ کا پیغام جو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس موقع کے لئے بھیجا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔

آخر میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ایڈریس اور جواب ایڈریس میں جن خیالات اور خواہشات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان کو سراہتے ہوئے احباب کو دعا کی اہمیت اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ اور طلباء پر یہ امر واضح کیا۔ کہ جیسا کہ ان کی تقریروں سے واضح ہوتا ہے۔ اصل چیز دعا ہے۔ انسان کی محنت اور کوشش کا ثمرہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی مل سکتا ہے۔ اور ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے دیگر بزرگوں سمیت لمبی دعا کی اور یہ اجلاس برخواست ہوا۔

امسال میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے ۸۵ طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ امتحان انشاء اللہ یہیں لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ جماعت دہم کو ان کے اساتذہ سمیت ۲۱ فروری بروز ہفتہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بھی باریابی کا شرف بخشا۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

احباب جماعت بھی اپنے مرکزی سکول کے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (نامہ نگار)

چندہ جلسہ سالانہ بھی لازمی چندہ جات سے ہے

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ اس زمانہ سے چندہ جلسہ سالانہ علیحدہ وصول ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۸ء کی مجلس مشاورت میں چندہ عام کی طرح چندہ جلسہ سالانہ کو بھی لازمی چندہ قرار دے کر اس کی شرح ایک مہینہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ مقرر فرمائی :-

احباب کو علم ہوگا۔ کہ سالہائے گزشتہ میں ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد تیس پینتیس ہزار کے لگ بھگ ہوتی تھی۔ لیکن امسال یہ تعداد پچاس ہزار تک پہنچ گئی۔ جس سے اخراجات کا بڑھ جانا یقینی امر تھا۔ اس سال کے لئے چندہ جلسہ سالانہ ۶۵،۰۰۰ روپیہ تجویز کیا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتوں نے یہ بجٹ بھی اب تک پورا نہیں کیا۔ چنانچہ ۵ فروری ۵۳ء تک چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں صرف ۴۶،۰۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے۔ گویا کہ مقابلہ بجٹ ۱۹،۰۰۰ روپیہ کی کمی ہے۔ جسے بہرصورت جماعتوں نے ہی پورا کرنا ہے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو عموماً اور عہدیداران کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات کو پورا کرنے کی سعی بلیغ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال)

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

اگر تم چاہتے ہو۔ کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو۔ اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ۔ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو۔ اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل۔ پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو۔ تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی قوت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ (تقریر ۱۸۹۷ء) (ناظر تعلیم و تربیت)

نماز میں رکوع کے بعد دعا کرنے کا ثبوت

ایک دوست نے لکھا ہے۔ کہ جو دعا ہم نماز میں رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر اونچی آواز سے مانگتے ہیں۔ بعض غیر احمدی احباب نے ہم احمدیوں سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے۔ کہ اگر اس کی سند حدیث میں ہو۔ تو ہمیں بتائی جائے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ نماز ساری ہی دعا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہم جانتے ہو۔ کہ جب انسان نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو اھدنا الصراط المستقیم الخ پڑھتا ہے۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔ پھر رکوع اور سجود میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر میں سبحانک اللّٰھم و بحمدک۔ اللّٰھم اغفرلی پڑھتے تھے۔ اور یہ بھی دعا ہے۔ پھر التحیات میں السلام علینا و علی عباد اللّٰہ الصالحین اور دونوں درود۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ وغیرہ یہ سب دعائیں ہیں۔ اور نماز کے اندر ہیں۔ رکوع سے بعد یا پہلے آخری رکعت میں دعا مانگنا بلوغ المرام میں موجود ہے" (الحکم ۱۰ / فروری ۱۹۰۷ء)

اور بلوغ المرام میں ہے:۔

وعن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ قنت شھراً بعد الرکوع یدعو علی احیاء من العرب ثم ترکہ متفق علیہ و لاحمد والدار قطنی نحوہٗ من وجہ اٰخر و زاد فاما فی الصبح فلم یزل یقنت حتی فارق الدنیا

(بلوغ المرام صفحہ ۲۲ باب صفۃ الصلوٰۃ)

یعنی انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی جس میں بعض عرب قبائل پر بد دعا فرماتے تھے۔ پھر آپ نے وہ چھوڑ دی۔ بخاری اور مسلم نے یہ روایت بیان کی ہے۔ احمد اور دار قطنی میں بھی یہ روایت اسی طرح دوسری سند سے آتی ہے۔ اور اس میں یہ زائد ہے۔ کہ صبح کی نماز میں ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ ہمارا استدلال فاما فی الصبح فلم یزل یقنت حتی فارق الدنیا سے ہے۔ کہ صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد ہمیشہ وصال تک دعا قنوت پڑھتے رہے۔ وھو المراد

(ناظر تعلیم و تربیت)

ملاؤں کو سیاست اور دین دونوں سے یک لخت خارج کر دیا جائے

مولانا ظفر علی خان کا مطالبہ

مولانا ظفر علی خاں لکھتے ہیں :-

" میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے۔ اس لئے ان کی حقیقت سے خوب واقف ہوں۔ میں پوری جرأت سے مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ ان ملاؤں کو ایک منٹ بھر بھی مہلت نہ دیں۔ اور انہیں اپنی سیاست اور دین دونوں دائروں میں سے یک لخت خارج کر دیں۔ کیونکہ وہ نہ سیاست سے واقف ہیں اور نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ وہ صرف فریب اور دجل کے ماہر ہیں۔ اور اپنی ذاتی اغراض کے بندے ہیں۔ وہ رہبر نہیں رہزن ہیں۔" (زمیندار ۵ اپریل ۱۹۲۹ء)

راولپنڈی سازش کے دو ملزم فیڈرل کورٹ میں اپیل کریں گے

لاہور ۲۶ فروری۔ سابق میجر جنرل اکبر خاں اور مسٹر فیض احمد فیض کی طرف سے فیڈرل کورٹ آف پاکستان میں یہ درخواست دائر کی گئی ہے۔ کہ انہیں راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کرنے والے خاص ٹربیونل کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت مرحمت کی جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی راولپنڈی سازش (سپیشل ٹربیونل) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۱ء منظور کرنے کی مجاز نہ تھی۔ سابق میجر جنرل اکبر خاں اور مسٹر فیض احمد فیض نے مذکورہ بالا درخواست پریوی کونسل ایکٹ مجریہ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۳ کے ماتحت دائر کی ہے۔ یاد رہے ٹربیونل نے (۵ جنوری ۱۹۵۳ء) کو اکبر خاں کو عمر قید (بارہ سال) اور مسٹر فیض احمد فیض کو چار سال قید بامشقت سنائی تھی۔ اس وقت دونوں ملزم حیدر آباد سنٹرل جیل میں ہیں۔

جنوبی افریقہ کے انتخابات

لندن ۲۶ فروری۔ اس وقت یہ قیاس کیا جا رہا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں جنوبی افریقہ کی یونائیٹڈ پارٹی کو معمولی سی اکثریت سے کامیابی ہو جائیگی۔ مگر کیپ ٹاؤن سے "مانچسٹر گارڈین" کے وقائع نگار کے بیان کے مطابق مبصرین کی یہ رائے ہے۔ کہ مالان کو کامیابی تو ہوگی۔ مگر اسکی اکثریت بہت کم ہو جائیگی۔ انتخابات ۱۵ اپریل کو شروع ہو رہے ہیں۔ اور افریقی نیشنلزم اور جنوبی افریقہ ازم کے وسیع نظریہ میں مقابلہ ہوگا۔ (اسٹار)

چاول کی قلت اور ادارۂ خوراک و زراعت

اقوام متحدہ ۲۶ فروری۔ دنیا میں چاول کی بحرانی قلت کا مقابلہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کا ادارہ خوراک و زراعت جو اقدامات کر رہا ہے۔ ان کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ بھارت کاشتکاروں کو کم سود پر قلیل میعادی قرضے دے رہا ہے۔ اور پاکستان پٹ سن کے رقبہ کو کم کر کے دھان کی کاشت کرنے والا ہے۔ برما میں بھی دھان کے زیر کاشت رقبہ کو بڑھا کر مستحکم قیمت مقرر کی جائے گی۔ چاول پیدا کرنے والے اکثر ملکوں نے چاول کی پیداوار بڑھانے کے لئے ادارے سے فنی امداد طلب کی ہے۔ (اسٹار)

رسم تاجپوشی کے لئے پاکستانی دستہ

کراچی ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲ جون کو ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی کی پریڈ میں ۱۷۵ افسروں۔ فوجیوں۔ ملاحوں۔ اور ہوابازوں پر مشتمل ایک دستہ پاکستان کی نمائندگی کریگا۔ یہ دستہ پاکستانی فوج کے ۱۰۸ افسر اور جوان ۳۳ افسر اور جوان پاکستانی بحریہ اور اسی تعداد میں فضائیہ کے افسروں اور ہوابازوں پر مشتمل ہوگا۔ پاکستان افواج کے تینوں شعبوں میں مناسب اور موزوں جوانوں اور افسروں کو منتخب کیا جا رہا ہے۔ جنہیں برطانیہ جانے سے قبل کچھ مشقیں وغیرہ کرائی جائیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ رائل پاکستانی بحریہ کا کوئی افسر اس دستے کی کمان کرے گا۔ (اسٹار)

مولوی ابوالحسنات صاحب کا مولوی ظفر علی خاں پر فتویٰ

آپ کافر ہیں اور جو آپ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر!

آجکل مولوی ابوالحسنات صاحب اختر علی خاں مالک زمیندار کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہی ابوالحسنات صاحب ۱۹۲۵ء میں اختر علی خان کے والد ظفر علیخاں کو ان کے بعض اشعار کی بناء پر کافر قرار دے چکے ہیں۔ یہ فتوئے کفر ایک کتاب القسورۃ علی ادوار الحمر المکفرۃ ملقب بہ لقب تاریخی ظفر علی دمۃ من کفر میں شائع شدہ موجود ہے۔ اس کے نیچے جن چالیس علماء کے دستخط ہیں۔ ان میں ابوالحسنات صاحب موصوف کے دستخط بھی موجود ہیں۔

ذیل میں اس لمبے فتویٰ کفر میں سے صرف ایک مختصر حصہ درج کیا جاتا ہے۔ مولوی ظفر علی خان کے بعض اشعار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

بیشک ان اشعار کا قائل و قابل کا فر اور جو اس کے کفر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک کرے۔ وہ بھی اسی کا ساتھی۔ شفاء و مجمع وغیرہما معتمدات اسفار میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جو ایسے کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ اس قائل اور ان شعراء پر جنہوں نے کہا کہ ان اشعار کا مفاہیم کفر نہیں توبہ و تجدید ایمان فرض اور ہر فرض سے بڑھ کر فرض ہے نئے سرے سے مسلمان ہوں اور اپنی اپنی بیبیوں سے جب کہ وہ راضی ہوں از سر نو نکاح کریں۔ اور اگر کہیں بیعت ہوں تو تجدید بیعت بھی لازم یونہی اگر حج کر چکے ہوں تو پھر حج کرنا بھی ضرور ہے کہ کفر سے اعمال حبط ہو جاتے ہیں تو پہلا حج اور اعمال کے ساتھ حبط ہو گیا۔ اب دوسرا حج یوں فرض ہے کہ حج کی فرضیت کا وقت عمر ہے۔ لہٰذا پھر حج ضروری ہوا جب توبہ کریں اور بہانے نہ بنائیں۔ کہ کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد قال تعالیٰ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم واللہ الموفق

(ماہنامہ "تریاق" ماہ فروری ۱۹۵۳ء)

حقیقت پسندانہ پالیسی یہی ہے کہ عرب ممالک کو مضبوط بنایا جائے ترکی کے وزیر خارجہ کا بیان

انقرہ ۲۶ فروری۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ترکی و عربوں کے درمیان ایک مشترکہ دفاع قائم کیا جائے۔ انہوں نے یہ تجویز لبنان کے تین ممتاز صحافیوں کو ترکی میں خوش آمدید کہتے ہوئے پیش کی لبنانی صحافی ترکی کی حالیہ ترقی اور اس کی حالیہ خارجہ پالیسی کا معائنہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔

وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ ترکوں اور عربوں کے بعض معاندانہ حلقوں نے جو دانستہ اور بین وجوہات کی بناء پر عربوں اور ترکوں کے درمیان تعاون و اشتراک کے مخالف ہیں۔ لگا ہے کہ یہ پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کی ہے کہ ترکی بعض علاقوں کو اپنی مملکت میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ ان میں شام کا شمالی صنعتی مرکز ایلیپو (جو ترکی کی سرحد کے قریب ہے) بھی شامل ہے۔ وزیر خارجہ ترکی نے ایسی اطلاعات کی پر زور تردید کی۔ آپ نے کہا کہ لبنان کا صحافتی مشن میری طرف سے وضاحت کر سکتا ہے کہ ترکی قطعاً دیگر علاقوں کو حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ وہ اپنی موجودہ سرحدوں سے بالکل مطمئن ہے۔

وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ حقیقت پسندانہ پالیسی یہ ہونی چاہیئے کہ عرب ملکوں کو بہت طاقتور اور مضبوط بنایا جائے تاکہ اگر کوئی غیر ملکی طاقت ان علاقوں پر جارحانہ اقدام کرے۔ تو وہ ترکی کی پشت پناہی کر سکیں۔ اس امر سے قطعاً انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مشرق وسطیٰ میں اجتماعی تحفظ کا نظام جاری کرنا ناگزیر ہے

(اسٹار)

درخواست دعا

میری دادی صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن آج صبح بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۷/۲/۵۳ میو ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ اصحاب مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (نور محمد دہلوی)